REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

25

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۵ | منگل ۲ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۹ صلح ۱۳۳۰ہش ۹ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۷

خان لیاقت کو انقرہ ٹھہرنے کی دعوت

لندن۔ ۸ر جنوری۔ ترکی کی حکومت نے خان لیاقت علی خان کو دعوت دی ہے کہ وہ پاکستان واپس جاتے ہوئے انقرہ میں ضرور قیام کریں لیکن صدر مسلم لیگ کی حیثیت سے عام انتخابات کے پیش نظر پنجاب میں اُن کی موجودگی ضروری ہے، اس لئے وہ اس دعوت کو قبول نہیں کر سکیں گے۔

اخبار احمدیہ

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل سے بہت زیادہ خراب ہے بلڈ پریشر کم ہو گیا ہے۔ دانت اور جبڑے میں شدید درد ہے۔ خطرہ ہے کہ پھر "نیورلجیا" کا دورہ نہ شروع ہو گیا ہو۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور ان دنوں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ میاں مجید احمد صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چند یوم سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

لندن میں برطانیہ کے وزیراعظم اور تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر سے خان لیاقت علی خان کی ملاقات

لندن۔ ۸ر جنوری۔ آج صبح وزیراعظم پاکستان خان لیاقت علی خاں نے لندن پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی برطانیہ کے وزیراعظم اور تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر سے ملاقات کی ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے خان لیاقت نے کہا۔ کہ جب تک مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طریق پر حل نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے باشندے دنیا میں قیام امن کے کام میں خاطر خواہ حصہ نہیں لے سکیں گے کیونکہ اس قضیہ کا دونوں ملکوں پر بہت اثر پڑ رہا ہے۔ کشمیر میں دونوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابلے پر موجود ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم مل کر ایسے مسئلہ پر غور کریں جو دنیا میں قیام امن کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر وہ اس مسئلہ کو خاطر خواہ طریق پر حل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر کشمیر کے لوگ ہی نہیں کہیں گے کہ ان کے ساتھ انصاف ہوا ہے بلکہ پاکستان اور کشمیر کے لوگ دنیا میں امن قائم کرنے کے کام میں پورا پورا حصہ لے سکیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تعلقات دولت مشترکہ کا ہر ملک پوری طرح آزاد و خود مختار ہے۔ اس امر کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ لندن کانفرنس ٹریبونل کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے پہلے بھی میں دولت مشترکہ کی کانفرنسوں میں شرکت کر چکا ہوں اور اس کے طریق کار سے بخوبی واقف ہوں۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کیا آپ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کوئی نئی تجویز لے کر آئے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ سلامتی کونسل کی منظور شدہ قراردادوں کی صورت میں تجویز تو پہلے ہی موجود ہے۔ البتہ ان پر عمل کے بارے میں تعطل ہے، جسے ختم کرنا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کے اخباروں نے لندن کانفرنس میں خان لیاقت علی خان کی شرکت پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ نیویارک کے "ہیرالڈ ٹریبیون" نے لکھا ہے۔ کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کی تجویز نہایت مناسب ہے۔ اس بارے میں ہندوستان کا رویہ غیر معقول اور بے ڈھنگا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے معاملات میں وہ خود اخلاق پر بہت زور دیتا ہے۔ اس جھگڑے کو جس نے دونوں ملکوں میں پھوٹ ڈال رکھی ہے۔ ایک غیر معینہ عرصہ کے لئے یونہی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ "لندن ٹائمز" نے وزیراعظم پاکستان کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کانفرنس میں جو پارٹ پاکستان ادا کر سکتا ہے وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

شاہ نیپال دوبارہ تخت و تاج سنبھال لیں گے

نئی دہلی۔ ۸ر جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ نیپال کے بادشاہ عنقریب دوبارہ تخت و تاج سنبھال لیں گے۔ اس سلسلہ میں کھٹمنڈو میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔

تبت میں چینی فوجوں کے داخلے کے خلاف اپیل

لاسہ۔ ۸ر جنوری۔ تبت کے دلائی لامہ نے اپنے مشیروں اور تبت کے بعض سربرآوردہ اشخاص کی ایک میٹنگ طلب کی ہے جس میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ تبت میں چینی فوجوں کے داخلے کے متعلق انجمن اقوام متحدہ میں پھر اپیل کی جائے۔ تبت کی آئندہ حکومت کے بارے میں بھی بعض امور زیر بحث آئیں گے۔

مختصرات

قاہرہ۔ ۸ر جنوری۔ مصر نے کپاس کی برآمد کا محصول دگنا کر دیا ہے۔

کراچی۔ ۸ر جنوری۔ بلجیم اور اٹلی کے لئے علی الترتیب ۵ ہزار اور ۲½ ہزار ٹن پٹ سن کا کوٹہ مقرر ہوا ہے۔ یہ پٹ سن ۳۰ اپریل تک بھیجا جا سکتا ہے۔

قاہرہ۔ ۸ر جنوری۔ مصر میں ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے جس کی رو سے کوئی غیر ملکی باشندہ مصر میں زرعی زمین نہیں خرید سکے گا۔ جو زمین کسی غیر ملکی کو ترکہ میں ملی ہو۔ وہ اس سے مستثنیٰ ہوگی۔

"پاکستان کے مخصوص حالات میں کسی حزب مخالف یا متعدد سیاسی پارٹیوں کی گنجائش نہیں ہے" — خواجہ شہاب الدین

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ وزیر داخلہ و نشریات و اطلاعات آنریبل خواجہ شہاب الدین نے آج مقامی اخبار نویسوں سے ایک غیر رسمی ملاقات کے دوران متعدد مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کے مخصوص حالات میں کسی حزب مخالف یا متعدد سیاسی پارٹیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ایک سے زیادہ پارٹیوں کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب مطمح نظر اور مقاصد کے اعتبار سے لوگوں کے درمیان بنیادی اختلافات موجود ہوں پاکستان میں تقریباً ہر پارٹی کا مطمح نظر یا مقصد وحید یہی ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام مملکت قائم ہو۔ اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ صرف طریق کار تک محدود ہے۔ طریق کار معین کرنے کے لئے پارٹی میں رہ کر اکثریت کی حمایت کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محض طریق کار کے اختلاف کی وجہ سے ایک نئی پارٹی بنانا بے معنی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ دولت مشترکہ سے علیحدگی — یا زمینداری کی تنسیخ و عدم تنسیخ کے مسائل کو بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ ان کے فیصلے کے لئے بھی ایک ہی پارٹی میں رہ کر اکثریت کی رائے کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ بیرونی ممالک میں پاکستان کی پبلسٹی ناقص ہے آپ نے فرمایا۔ یہ اعتراض محض غلط فہمی کی وجہ سے پیدا شدہ ہے۔ دوسرے ممالک کے بچے بچے کو پاکستان کے مسائل سے روشناس کرانا محال ہی نہیں ناممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے ذرائع اس کے متحمل نہیں ہیں۔ پھر ہر ملک کے عوام دوسروں کے خالص اندرونی معاملات میں اتنی دلچسپی بھی نہیں لیتے۔ چنانچہ پبلسٹی کے سلسلے میں حکومت نے اپنی کوششوں کو صرف اس حد تک ہی محدود رکھا ہے کہ دوسرے ممالک کو پاکستان کی اہمیت اور اس کے بنیادی مسائل سے باخبر رکھا جائے۔ مثال کے طور پر کشمیر کو ہی لیجئے اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس بارے میں دنیا کی رائے عامہ پاکستان کے حق میں ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا مرکزی کابینہ میں کسی قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے یا یہ کہ وزارت خارجہ میں کوئی تبدیلی ہونے والی ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی موجودہ کابینہ ایک ٹیم کی طرح کام کر رہی ہے۔ اور اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوسرے جمہوری ممالک میں ایسی متحدہ

٭ اور مربوط کابینہ مشکل سے ہی ملے گی اس لئے کسی تبدیلی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا (اسٹاف رپورٹر)

تعلیم الاسلام کالج میں
سٹیٹ بنک آف پاکستان کے موضوع پر لیکچر

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مسٹر منیر ایم اے لیکچرار شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی کل بروز منگل ۹ر جنوری کو ۴ بجے شام "اسٹیٹ بنک آف پاکستان" کے موضوع پر کالج اسٹاف روم میں تقریر کریں گے۔ صدارت کے فرائض صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج سرانجام دیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳- میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

احمدی دوسروں کی اقتداء میں نماز کیوں نہیں پڑھتے

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو آج کل بعض احراری مولوی اپنی تقریروں میں جگہ جگہ دوہراتے پھرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکائیں۔ اور اس سے یہ ثابت کریں۔ کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں سے ایک الگ مختلف اقلیت ہے۔ انتخابات کے وقت اور مجالس نیابت وغیرہ میں ان کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے۔ جو غیر مسلم اقلیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ سوال ایسا نہیں کہ اس کی زد صرف جماعت احمدیہ پر پڑتی ہو بلکہ کئی دوسرے فرقے بھی اس کی زد میں آتے ہیں۔ جو اپنے مخصوص عقائد کی بناء پر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب مختلف پہلوؤں سے حال میں کوئٹہ میں دیا ہے۔ جو افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

یہ سوال اپنے اندر کئی پہلو رکھتا ہے۔ جن میں سے ایک اس کا مذہبی پہلو ہے۔ ہمارا سلسلہ احمدیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔ جو مسیحؑ و مہدیؑ کی آمد کے متعلق اسلام میں پائی جاتی تھیں۔ یہ سوال الگ ہے کہ ان کا دعویٰ صحیح تھا یا غلط۔ بہرحال جب ہم انہیں مسیحؑ و مہدیؑ تسلیم کرتے ہیں۔ تو لازماً ہم سے انہیں باتوں کی امید کی جائے گی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اور جب ہم احادیث کو دیکھتے ہیں۔ تو اُن میں ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نظر آتا ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ تم اس وقت کیسے اچھے حال میں ہوگے۔ جب مسیح تم میں نازل ہوگا۔ اور اُس وقت تمہیں نمازیں پڑھانے والا تمہی میں سے ہوگا دوسری روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وامکم منکم تمہاری نماز کی امامت ایسا شخص کرے گا۔ جو تم میں سے ہوگا۔ اب اُس کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مسلمانوں کو اُس وقت مسلمان ہی نماز پڑھایا کریں گے۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح کی جماعت کو مسیح کی پیرو ہی نماز پڑھایا کریں گے۔ پہلے معنی ایسے ہیں۔ جو یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ مسلمانوں کو مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا پہلے عیسائی اور یہودی اور زرتشتی بھی ان کے امام ہوا کرتے تھے۔ مگر مسیح کے آنے کے بعد صرف مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ پس یہ معنی تو بالبداہت باطل ہیں۔ لازماً اس کے دوسرے معنی ہی ہو سکتے ہیں کہ مسیح کے ماننے والوں کا امام انہی میں سے ہوگا۔

پس یہ تو سوال ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں یا نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر وہ مسیح موعود ہیں تو اُن کی جماعت دوسروں کے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتی؟ یا پھر یہ بحث ہو سکتی ہے کہ یہ حدیث غلط ہے۔ یا یہ کہ اس کا کچھ اور مطلب ہے۔ مگر نماز کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیوں مانتے ہو

دوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ امام وہ ہو جو اتقی ہو۔ اس حکم کی موجودگی میں بھی یہ مطالبہ خلاف عقل ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور پر ایمان رکھتی ہے اور جب اُس کا یہ عقیدہ ہے تو لازمی طور پر اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ وہ دوسروں سے تقویٰ میں اور طہارت میں اور پاکیزگی میں افضل ہے۔ اور جب جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں سے اتقی ہوئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امام وہ ہونا چاہیئے جو اتقی ہو تو یہ کس طرح مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ اتقی شخص دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے۔ آخر وہ اپنے عقیدہ کے مطابق مسیحؑ و مہدیؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا مسیحؑ و مہدیؑ کو ماننے والے کو اتنا بھی حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اتقی سمجھے؟

عقلی پہلو اس مسئلہ کا ایک عقلی پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر مامور کو ماننے والے ابتداء میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ تھوڑے ماننے والے کثرت سے ملیں تو اپنا جوہر کھو بیٹھتے ہیں۔ پس اُن کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں سے الگ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ کونوا مع الصادقین تم ہمیشہ سچوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ انسان اپنے ہم جلیس کے اخلاق اور اُس کی عادات کو اختیار کر لیتا ہے۔

پھر مامور کا سوال بھی جانے دو۔ کم از کم اتنا تو ہر ایک شخص تسلیم کرتا ہے۔ کہ احمدی جماعت دنیا بھر میں تبلیغ کرتی ہے۔ اور تبلیغ میں بلحاظ اپنے کام اور اپنی کوششوں کے وہ دوسروں کی نسبت ہزاروں گنے زیادہ ہے۔ اگر وہ دوسروں میں جذب ہو جائے۔ تو یہ خدمت اسلام ختم ہو جائے گی۔ اور جس طرح اور لوگ اپنی طاقتوں اور اپنے روپے کو دنیوی کاموں میں صرف کر رہے ہیں۔ وہ بھی دنیوی کاموں پر روپیہ وغیرہ صرف کرنے لگ جائے گی۔ پس اس نیکی اور خدمت اسلام کا بھی تقاضہ ہے کہ احمدی دوسروں سے الگ رہیں۔

یہ تو احمدی جماعت سے امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا کہے۔ وہ بہرحال اپنے آپ کو سچا کہے گی اور اگر وہ اپنے آپ کو سچا کہتی ہے۔ تو اُس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس سچ کو ہر ایک تک پہنچائے۔ اب اس کے لئے کوئی طبعی ذریعے ہونے چاہیئے تھے تاکہ لوگوں کو احمدیت کے بارے میں سننے کا شوق پیدا ہو۔ نماز وغیرہ مسائل ہی ہیں۔ جو لوگوں کو ادھر توجہ دلاتے ہیں۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ نمازیں نہیں پڑھتے۔ تو ہر ایک کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں ان کو سمجھاتا ہوں اور جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں۔ تو ہماری تبلیغ کا راستہ کھل جاتا ہے اور اس طرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو احمدیت کی واقفیت ہو جاتی ہے۔

واقعاتی پہلو اس مسئلہ کا ایک واقعاتی پہلو بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کے فتویٰ کفر کے کئی سال بعد تک نماز کو منع کیا۔ بلکہ خود بھی اُن کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ مگر علماء اپنے فتویٰ کی شدت میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی مسجدوں پر لکھ کر لگا دیا کہ "اس مسجد میں کتے مرزائی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں"۔ جس جگہ احمدیوں کا پیر پڑ جاتا اُس کو ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ اور پانی سے دھویا جاتا ہے۔ کئی جگہ مسجدوں کی صفیں اس لئے جلا دی گئیں۔ کہ اُن پر کسی احمدی نے نماز پڑھ لی تھی۔ جب انہوں نے اس معاملہ کو انتہا تک پہنچا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دے دیا۔ کہ اب ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے۔ پھر مدینہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں بھی ۱۶ مہینے تک آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں مگر یہودی اور عیسائی ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ ہم سے ڈر کر اس طرف نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے کا حکم دے دیا۔ اس پر یہود نے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو کتنا بڑا ظلم ہے۔ اتنا پرانا قبلہ تھا مگر اُسے چھوڑ دیا گیا۔ گویا جب تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے نعوذ باللہ ڈرپوک کہلائے۔ اور جب چھوڑا تو ظالم بن گئے۔ یہی حالت علماء کی ہے کہ کئی سال تک ہماری جماعت ان کے پیچھے نمازیں پڑھتی رہی۔ مگر یہ لوگ یہی کہتے رہے کہ احمدی اتنے ناپاک ہیں کہ اگر یہ مسجد میں بھی داخل ہو جائیں۔ تو مسجد کو صاف کرنا چاہیئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے حکماً منع کر دیا۔ پس جب خود علماء نے ہمارے خلاف فتوے دیئے ہیں۔ اور اب تک انہوں نے اپنے فتووں کو واپس نہیں لیا۔ تو اب احمدیوں پر کیا الزام ہے۔ علماء کی طرف سے جو سلوک احمدی جماعت سے ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے۔ وہ بھی ان کے اس مطالبہ کو جائز نہیں کرتا۔ نماز علماء پڑھاتے ہیں۔ اور ان کا یہ حال ہے کہ شروع سے ہمیں دکھ دیتے چلے آئے ہیں سب سے پہلے احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا انہوں نے فتویٰ دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دہلی اور امرتسر میں پتھراؤ کیا گیا۔ لاہور میں آپ کی وفات پر بدترین نمونہ دکھایا گیا۔ اور مصنوعی لاش بنا کر اس پر پاخانہ پھینکا گیا۔ جوتیاں ماری گئیں۔ اور احمدیوں کی شدید دلآزاری کی گئی۔ ہم اس سلوک کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب ہم سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ تو ہمیں یہ باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ پھر مجھ پر سیالکوٹ میں پتھر برسائے گئے۔ میرے قتل کی تدبیریں کی گئیں۔ کابل میں ہمارے احمدیوں کو سنگسار کیا گیا مصر میں ہمارے ایک احمدی کو شہید کیا گیا۔ گذشتہ سال اسی کوئٹہ میں ڈاکٹر میجر محمود کو خنجر مار کر شہید کر دیا گیا۔ کیا اس کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا یہ سلوک نماز پڑھانے کی ہی تمہید ہے؟

عملی پہلو اس مسئلہ کا ایک عملی پہلو بھی ہے۔ کوئی بتلائے کہ کیا مسلمانوں پر کبھی کوئی مصیبت آئی ہے جس میں ہم نے اُن کا ساتھ نہ دیا ہو۔ یا قومی کاموں میں احمدی دوسروں سے پیچھے رہے ہوں۔ ملکانہ میں ارتداد ہوا تو ہم پہنچے۔ بہار کے فسادات میں ہم نے امداد کی پنجاب کے فسادات میں ہم نے مدد کی۔ مسلم لیگ کی ہم نے مدد کی۔ مشرقی پنجاب کے فسادات کے دوران میں بھی مدد کی۔ ان حالات میں نماز پڑھ لینے سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ اور اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ آخر غرض تو یہی ہے کہ اختلاف عقائد کے باوجود مسلمان سیاسی اتحاد رکھیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہم ہمیشہ اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ پھر کونسی نئی تبدیلی ہے۔ جو اس مسئلہ سے پیدا ہو جائے گی؟

سیاسی پہلو اس مسئلہ کا ایک سیاسی پہلو بھی ہے قومی کام الگ الگ افراد یا جماعت میں تقسیم ہوتے ہیں۔ فوج سے فوجی بات کر سکتے ہیں۔ پولیس سے پولیس والے اور مجسٹریٹ سے مجسٹریٹ نماز ایک مذہبی عقیدہ ہے۔ اور اس کی امامت علماء کے سپرد ہے۔ پس وہی حق رکھتے ہیں کہ اس کا تصفیہ کریں۔ تعجب ہے۔ کہ ایک فوجی افسر سے اگر فوجی امور کے تصفیہ کے لئے کوئی دوسرا بات کرے تو وہ کہیں گے یہ فوجی امر ہے بالمقابل فوجی افسر بات کرے۔ لیکن نماز کا تصفیہ ایک فوجی افسر جیسے قوم کی طرف سے بولنے کا حق نہیں۔ ایک سیاسی لیڈر جسے قوم کی طرف سے مذہبی فیصلہ کا اختیار نہیں۔ وہ تصفیہ چاہتا ہے حالانکہ یہ امر دونوں فریق کے علماء میں طے ہو سکتا ہے۔ پس آپ اپنے علماء میں تحریک کریں۔ کہ وہ احمدیوں سے کہیں کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ہمارے پیچھے نماز پڑھیں۔ ان علماء کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا جائے۔ تو جماعت کے علماء اُن سے بات کر سکتے ہیں۔ ورنہ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے کونسا شخص ہے جو یہ کہے کہ میں تمام پاکستان کی مساجد کا ذمہ دار ہوں کہ وہاں کے علماء احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے احمدی اُن کے پیچھے نماز پڑھیں۔ تو وہ ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ نہ اُن کی بات علماء مانیں گے۔ پھر کیا مطالبہ جو وہ خود بھی علماء سے نہیں منوا سکتے۔ کس طرح تقویٰ کے

(باقی دیکھو صفحہ ۷)

روزنامہ — الفضل — لاہور
۹ جنوری ۱۹۵۱ء

26

"رفع اللہ الیہ" کے معنی

سہ روزہ "آزاد" احراریوں کے ترجمان میں حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ کچھ روز ہوئے ہم نے ان تمام تفسیروں کے حوالوں کو جو اس بات کے متعلق تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو آسمان پر صعود فرما گئے۔ اور آپ کی جگہ ایک دوسرے کو صلیب پر چڑھا کر مار دیا گیا۔ "الفضل" میں نقل کر کے بتایا تھا کہ کس طرح مختلف مفسرین نے اپنے اپنے قیاس سے مختلف باتیں فرمائی ہیں۔ اور اس شخص کے متعلق جس پر آپ کی شبیہہ ڈالا بیان کیا گیا ہے۔ کتنی متضاد رائیں بیان کی گئی ہیں۔ کسی نے تو اس شخص کو مسیح علیہ السلام کا دشمن کوئی یہودی بتایا ہے۔ اور کسی نے آپ کا حواری جو غدار ہو گیا تھا۔ اور کسی نے اس کو آپ کا جاں نثار دوست بتایا ہے۔ جس نے قربانی کر کے آپ کی جگہ صلیب پر چڑھنا منظور کر لیا۔

پھر ہم نے مولوی عبدالماجد صاحب کی رائے بھی بیان کی تھی۔ جنہوں نے تشبیہ لینے اور آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ مگر یہ فرمایا ہے کہ آپ کی جگہ دھوکے سے شمعون کرینی کو صلیب دے دیا گیا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس کا اناجیل میں ذکر آتا ہے کہ جب لوگ مسیح علیہ السلام کو صلیب دینے کی جگہ کی طرف لئے جا رہے تھے تو راستہ میں اس سے صلیب اٹھوائی گئی تھی۔ رومی سپاہیوں نے جو ایک یہودی کو دوسرے یہودی سے اچھی طرح شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ اس کو مسیح علیہ السلام سمجھ کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ یہ سب اپنی اپنی قیاس آرائیاں ہیں۔ ان مفسرین میں سے ایک بھی نہیں جس کا علم کسی موثق تاریخی واقعہ کی بناء پر ہو۔ چونکہ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ضرور آپ کی شبیہہ کسی دوسرے پر ڈالی گئی تھی۔ یا آپ کے دھوکے میں کسی دوسرے کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اس لئے موثق علم نہ ہونے کی وجہ سے سب اپنی اپنی قیاس آرائی پیش کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ۔

ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن
شبہ لھم

کی تفسیر میں جو دقت ان مفسرین کو پیش آئی۔ وہ اس وجہ سے آئی کہ عیسائیوں نے یہ بات پھیلا رکھی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے تھے۔ ان مسلمان مفسرین نے عیسائیوں کے اس عقیدہ کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس کے پیش نظر تخمین آرائی کرتے چلے گئے ہیں اگر اس آیہ کے سیاق و سباق پر غور کیا جاتا۔ تو معلوم ہو جاتا کہ اللہ تعالےٰ نے یہ کلام کس لئے نازل فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ یہاں یہودیوں کے ایک قول کا جواب فرما رہا ہے۔ جو یہ ہے۔

وقولھم انا قتلنا المسیح
عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ

یعنی یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح عیسےٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس قول کی یہاں تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے

وما قتلوہ وما صلبوہ
ولکن شبہ لھم

یعنی انہوں (یہودیوں) نے اس کو قتل نہیں کیا ہے اور نہ اسکو صلیب دیا ہے لیکن وہ یعنی مسیح علیہ السلام مشابہ کیا گیا ان کے واسطے۔ اب غور فرمایئے یہودیوں کا دعوےٰ تھا کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی تردید میں فرمایا ہے کہ ماقتلوہ یعنی انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا۔

پھر آگے چلکر اللہ تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے وما قتلوہ یقیناً یعنی یہودیوں نے یقیناً آپ کو قتل نہیں کیا تھا۔

یہاں ایک سوال یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی ماصلبوہ کیوں فرمایا ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودی صرف یہ نہیں کہتے تھے۔ کہ انہوں نے حضرت عیسےٰؑ کو قتل کر دیا ہے۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ انہوں نے اسکو صلیب پر چڑھا کر قتل کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تورات کے مطابق صلیب کی موت لعنتی موت سمجھی جاتی ہے۔ یہودی کہتے تھے کہ چونکہ آپ صلیب پر فوت ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نعوذ باللہ لعنتی موت مرے ہیں۔ اس لئے ضرور تھا کہ اللہ تعالےٰ اس شبہ کو بھی دور کرتا جو آپ کے صلیب پر چڑھنے کے واقعہ کی وجہ سے پیدا ہوتا تھا۔ اور جو سب کے نزدیک مسلم تھا۔

یہاں ایک اور بات بھی قابل غور ہے یہودی اور عیسائی دونوں اس بات میں متفق ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک ظاہری اور ایک مخفی۔ آپ کا صلیب پر چڑھنا ظاہری حصہ ہے۔ جس کی شہادت یہودی اور عیسائی دونوں دیتے ہیں۔ اس حصہ کو ماننے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے خلاف ہمارے پاس کوئی قابل وثوق شہادت موجود نہیں ہے اس میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوست اور دشمن دونوں متفق ہیں۔ اور چونکہ یہ حصہ انسان کے ظاہری حواس سے تعلق رکھتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ جب تک کوئی موثق شہادت اس کے خلاف نہ ہو اس حصہ کو تسلیم نہ کیا جائے۔ دوسرا حصہ یعنی آپ کا واقعی صلیب پر وفات پا جانا ایسا ہے جس میں اشتباہ ہو سکتا ہے۔ ایک انسان معمولی نظر میں بظاہر بالکل مردہ نظر آ سکتا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ دراصل وہ مردہ نہ ہو زندہ ہو۔ پہلے حصہ میں یعنی آپ کا صلیب پر چڑھایا جانا بظاہر بالکل غیر مشتبہ ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے بعض مفسرین نے اس غیر مشتبہ حصہ کو بھی مشتبہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور کسی دوسرے پر آپ کی شبیہہ ڈالنے کا قصہ ایجاد کر لیا ہے۔ اور پھر اس میں اتنا تضاد ہے کہ اس کا موضوع ہونا صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔

اشتباہ کا محل تو دوسرا حصہ ہے یعنی آیا آپ نے صلیب پر جان دی یا نہیں دی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ کہ وما قتلوہ یعنی یہودی اور عیسائی جو یہ کہتے ہیں کہ آپ واقعی صلیب پر فوت ہو گئے تھے یہ غلط ہے ولکن شبہ لھم۔ یعنی آپ صلیب پر جس پر یہودیوں نے آپ کو سب کے سامنے چڑھایا تھا فوت نہیں ہوئے۔ اگر صلیب پر آپ کی وفات مان لی جائے۔ تو اس سے تو یہودیوں کا قول سچا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہودیوں کو بلکہ عیسائیوں کو بھی یہ شبہ ہو گیا ہے۔ کہ آپ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ

وما قتلوہ یقیناً

یعنی یہودیوں نے جنہوں نے آپ کو سب کے روبرو صلیب پر چڑھایا تھا ہرگز آپ کو قتل نہیں کیا۔

بل رفعہ اللہ الیہ

یعنی حقیقت یہ ہے کہ آپ کی وفات یہودیوں کی دستبرد سے بالکل آزاد ہے۔ انہوں نے اس کو ہرگز صلیب پر نہیں مارا۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے اور لعنتی موت مرے بلکہ ان کی وفات تو ایسی ہوئی ہے۔ جو لعنتی نہیں ہے بلکہ بعید ہی رفعت والی ہے۔ ہمارے نزدیک کرنے والی ہے۔ ہم سے دور کرنے والی نہیں۔ زحمت والی نہیں بلکہ رحمت والی ہے۔

یہودی کہتے تھے کہ وہ صلیب پر لعنتی موت مرے ہیں۔ اور ایک طرح عیسائی بھی ان کی تائید کر رہے تھے۔ تورات کے مطابق واقعی صلیب پر مرنے والا لعنتی موت کا حامل ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے ایک مقدس کو ایسی موت مرنے نہیں دے سکتا تھا۔ جہاں تک یہودیوں کی ظاہری طاقت کا زور تھا انہوں نے لگا لیا۔ آپ کو صلیب پر چڑھا دیا مگر آپ کی جان قبض کرنا یا نہ کرنا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں تھا۔ چنانچہ اس نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ آپ صلیب پر سے زندہ ہی اتار لیے گئے اور علاج سے اچھے ہو گئے۔ اور اپنا مشن پورا کر کے اللہ تعالےٰ کے پاس چلے گئے اسی طرح جس طرح تمام اللہ کے بندے اس کے پاس چلے جاتے ہیں۔

بل رفع اللہ الیہ

یعنی بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہودیوں نے تو آپ کو نعوذ باللہ لعنتی موت مارنے کے لئے صلیب پر چڑھا ہی دیا تھا۔ مگر

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر
الماکرین۔

اس سے بڑا اعجاز اور کیا ہو سکتا ہے۔ آپ کو صلیب پر مارنے کے تمام ظاہری سامان مکمل ہو گئے ہیں حتیٰ کہ آپ کو صلیب پر بھی چڑھا دیا گیا ہے۔ یہودیوں نے اپنی تمام تدبیریں کر لی ہیں۔ اس کے باوجود آپ بچ گئے۔ بغیر اپنی طرف سے دور از کار قیاس آرائیوں کے آیات کی کتنی سیدھی اور صاف تفسیر ہے۔ اور پھر اعجاز کا اعجاز۔ جو بات اللہ تعالےٰ نے نہیں بتائی۔ ہم اپنی طرف سے کیوں ایجاد کریں کوئی فرماتا ہے آپکا دشمن یہودی تھا۔ جس پر آپ کی شبیہہ ڈال گئی کوئی کہتا ہے آپ کا حواری تھا جو غدار ہو گیا تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ آپ کا جاں نثار تھا اسنے قربانی کی تھی۔ کوئی کہتا ہے ایک بے گناہ تھا جسنے آپکی صلیب اٹھائی تھی۔

یہ اختلاف آرائیاں اور متضاد بیانیاں خود گواہی دیتی ہیں کہ یہ سب قیاس آرائیاں ہیں اس کو حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ ہم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا رفع اپنی طرف کر لیا ہے اسی طرح جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تحقیق ہم سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کہاں ہے؟ وہ خود فرماتا ہے۔

(باقی دیکھیں صہ کالم اول کے نیچے)

اسلام سربلند ہوتا ہے

مسلمانوں کے عروج و زوال اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے متعلق

فرمودۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جبکہ اسلام انتہائی دورِ غربت میں سے گذر رہا تھا اور مسلمانوں کی بے بسی کا یہ حال تھا کہ خود ان کے وطن کے دروازے بھی ان پر بند تھے یہ فرمایا کہ اسلام سربلند ہوگا اور اس کی رفعت کے سامنے قیصر و کسریٰ کے تاج جھک جائیں گے اور مشرق و مغرب میں سعید روحیں اسلام کی آغوش میں آکر پناہ لیں گی۔ دنیا نے دیکھا کہ انتہائی مخالف حالات میں پیغمبر صادقؐ کی یہ بشارات حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد صادق و مصدوق نے یہ فرمایا کہ اسلام عروج کے بعد پھر دورِ غربت میں چلا جائے گا اور اس کی حالت غربتِ اولیٰ جیسی ہو جائے گی۔ دنیا کی قومیں اس کی طرف یوں لپکیں گی جیسے بھوکے خوانِ نعمت پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور فتنے یوں نمودار ہوں گے جیسے اندھیری راتوں میں گھٹاٹوپ بادل۔ پھر فرمایا الفتن تموج کموج البحر جیسے سمندر کی موجیں امڈتی ہیں اسی طرح وہ فتنے امڈتے چلے آئیں گے۔

جس صادق و مصدوق نے اسلام کی پہلی غربت کے بعد اقبال و عروج کی خبریں دی تھیں اسی زبانِ حق نے اسلام کی اس دوسری غربت کا اظہار کیا۔ دنیا نے اقبال و عروج کے بعد اسلام کی یہ غربت بھی اپنی آنکھوں دیکھ لی۔

اس کے بعد فرمایا آخری زمانہ میں الامام المہدیؑ کے ہاتھوں اسلام دوبارہ سربلند ہونا شروع ہوگا۔ یہانتک کہ دنیا کی سب بلندیاں اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں گی۔ دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کا نام پہنچے گا اور کوئی گھرانا نہ ہوگا جو اسلام کے پیغام سے محروم ہو۔

ناظرین کرام! آخر کیا وجہ ہے کہ اس پیغمبر صادقؐ کی یہ بات پوری نہ ہو جبکہ دوسری باتیں پوری ہو چکی ہیں پس ہمارے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اسلام کا مستقبل روشن بلکہ روشن تر ہے۔ آخر جس زبانِ قدسی بیان نے اسلام کی پہلی غربت میں آنے والے عروج و اقبال کی خبریں دی تھیں اور وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں وہی پیغمبر صادق یہ خبر دے رہا ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام دوسری غربت سے سربلند ہوگا اور تمام ادیانِ عالم پر غالب آئے گا۔ جس طرح پہلی غربت میں اسلام کے بالمقابل رومی اور ایرانی سلطنتیں تھیں جو دنیا کی سب سے بڑی حکومتیں شمار ہوتی تھیں وہی تمام قابلِ ذکر دنیا پہ چھائی ہوئی تھیں۔ دنیا میں اس وقت صرف دو ہی تمدن تھے۔ آدھی دنیا پہ رومی تمدن کا پرچم لہراتا تھا اور آدھی دنیا پہ ایرانی تمدن چھایا ہوا تھا لیکن اسلام سے ٹکر لینے والی قیصر و کسریٰ کی یہ طاقتیں چکنا چور ہو گئیں۔ اسی طرح دوسری غربت میں اسلام کے مدِ مقابل عیسائیت اور اشتراکیت کی طاقتیں ہیں جن کو یاجوج ماجوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جن کا تمدن دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر چکا ہے۔ دجالیت کی ان دونوں شاخوں کی تباہی کی خبر واضح الفاظ میں دی گئی ہے۔ انشاءاللہ یہ تباہ ہونگی اور نورِ اسلام سے دنیا معمور ہوگی۔ جس طرح پہلی غربت میں قیصر و کسریٰ کی تباہی کی خبر اور اسکے خزائن ملنے کی بشارت جب دی گئی تو صحابہ کرام حیران اور متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ عدی بن حاتم ضبط نہ کر سکے حیران ہو کر پوچھا کون کسریٰ؟ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟ فرمایا:۔

> "ہاں وہی اور کون؟ اس پر تمہیں تعجب کیوں ہے؟ اگر زندہ رہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے"۔

اسی طرح اس دوسری غربت میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے مظہر نے جب یہ اعلان کیا۔ روس کا عصا ہمارے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ یورپ و امریکہ کے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوں گے بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور فرمایا:۔

> "سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے"۔

تو دنیا حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور یہ حیرانگی آج تک طاری ہے۔ لیکن اس نے کہا کہ تمہاری نظروں میں یہ باتیں عجیب ہیں۔ لیکن خدا کی نظروں میں عجیب نہیں۔

پس بشارت ہو کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا دور شروع ہو چکا ہے جس طرح اسلام غربتِ اولیٰ سے ابھرا اور ایک دنیا اس کے پیروں کے نیچے آگئی۔ اسی طرح یہ امر مقدر ہے کہ اسلام غربتِ ثانیہ سے بھی ابھرے اور ساری دنیا کو اپنی محبت بھری آغوش میں سمیٹ لے۔

اگر غربت اولیٰ کے بعد اسلام کے عروج و اقبال کی بشارات سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ اور اگر غربت اولیٰ کے بعد غربت ثانیہ کے وارد ہونے کی خبریں بھی سچی نکلی ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ اب اسلام کے اس عروج و اقبال کی بشارات جو کہ موجودہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں پوری نہ ہوں؟

اب آپ کے سامنے مسلمانوں کے عروج و زوال اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبریں پیش کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے وہ پیشگوئی درج ہے جس میں اسلام پر آنے والے سب ادوار کا ذکر ہے۔

اسلام پر آنے والے پانچ مرحلے

(۱) "تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہے اور وہ تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ جل جلالہ اس کو اٹھالے گا۔

(۲) پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔

(۳) پھر بد اطوار ملوکیت آجائے گی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ ہوگا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔

(۴) پھر جبر یہ فرماں روائی ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔

(۵) پھر وہی خلافت منہاجِ نبوت پر قائم کی جائے گی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گی۔ اور اسلام زمین میں پاؤں جمالے گا۔ اس پر آسمان والے بھی راضی ہو جائیں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا۔ اور زمین اپنے پیٹ کی سب نبات و برکات اگل دے گی۔

اس حدیث میں جس کی روایات مسلم ترمذی ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث میں بکثرت آتی ہیں اور جس کو شاطبی کی موافقات سے حضرت شاہ اسماعیل علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت میں درج کیا ہے۔ اسلام پر آنے والے پانچ مرحلوں کا ذکر ہے۔

(۱) نبوت و رسالت۔

(۲) خلافت علیٰ منہاج النبوت۔

(۳) بد اطوار ملوکیت۔

(۴) ملوکیتِ جبریہ

(۵) دوبارہ خلافت علیٰ المنہاج النبوت کا قیام اور اس کے ذریعہ دنیا میں غلبۂ اسلام۔

دورِ نبوت

پہلا دورِ نبوت و رسالت کا ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات اور اس کے دورِ اختتام کی خبر مختلف رنگوں میں دی ہے۔ چنانچہ:۔

(الف) حجۃ الوداع سے پہلے حضرت معاذ کو داعیِ اسلام بنا کر یمن بھیجا۔ تو ان کو رخصت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا

> "معاذ اب اس کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو گے واپس آؤ گے تو میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گذرو گے"۔

یہ سن کر وہ رونے لگے۔ (مسند ابن حنبل جلد ۵)

(ب) حجۃ الوداع کے خطبہ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کے روبرو آپ نے فرمایا:۔

> "شاید کہ آئندہ سال تم مجھے نہ پا سکو گے"

(ج) مرض الموت سے کچھ دن پیشتر فرمایا:۔

> "خدا نے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت کی زندگی کا اختیار دیا۔ اس نے آخرت کی زندگی پسند کی"۔ (بخاری)

اسی دوران میں فاطمۃ الزہرا سے فرمایا کہ

> "میں اسی بیماری میں انتقال کروں گا"

(صحیح مسلم باب الفضائل)

خلافتِ راشدہ کا دور

دوسرا دور خلافت راشدہ کا ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ تیس ۳۰ سال رہے گا۔ (ترمذی کتاب الفتن) یہ تیس سال کی مدت حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سے لے کر جو کہ سنہ ۱۱ھ میں شروع ہوئی حضرت علیؓ کی خلافت تک جو کہ سنہ ۴۰ھ میں آپ کی وفات پر ختم ہوئی ممتد ہے۔

دورِ ملوکیت

تیسرا دور بد اطوار ملوکیت کا ہے۔ حضرت امیر معاویہ نے سنہ ۶۰ھ میں وفات پائی اور ان کی بجائے یزید تخت نشین ہوا اور یہی اسلام کے سیاسی مذہبی اخلاقی اور روحانی ادبار و نکبت کی اولین شب ہے۔ یزید سے دورِ ملوکیت شروع ہوتا ہے مسند احمد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا

> "سنہ ۶۰ھ کے شروع ہونے سے اور لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگا کرو"

(مسند احمدؒ احادیث ابی ہریرہ)

حاکم میں ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

> "عربوں پر افسوس اس مصیبت سے جو سنہ ۶۰ھ کے آغاز پر قریب آ گئی۔ امانت کو لوٹ کا مال اور صدقہ و خیرات کو جرمانہ اور

تاوان سمجھا جائے گا اور گواہی پہچان سے دی جائے گی۔ اور فیصلے ہوا و ہوس سے ہوا کریں گے“

(بحوالہ سیرۃ النبی جلد سوم صفحہ ۷۰۹)

جبریہ ملوکیت کا دور

یہ ملوکیت کا دور چلتا چلا جاتا ہے یہانتک کہ پہلے ترکان دیلم و سلجوق اور پھر آلِ چنگیز (چوڑے چپٹے چہروں والے منگول) مسلمانوں پر غالب آکر جبریہ ملوکیت کے دور شروع کر دیتے ہیں اور عربی خلافت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

(ا) قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک حجاز سے ایک آگ ظاہر نہ ہو۔

(ب) قیامت اس وقت تک نہ آئے گی یہانتک کہ تم اس قوم سے لڑو۔ جن کے جوتوں پر بال ہوں گے۔ جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔ (یعنی چوڑے چپٹے) (ترمذی کتاب الفتن جلد دوم صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ نولکشور)

امام نووی نارِ حجاز والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ آگ ۶۵۴ھ میں ظاہر ہوئی۔ (شرح مسلم نووی جلد ۲ صفحہ ۳۹۳ نولکشور)

اس نارِ حجاز کے واقعہ کے ڈیڑھ سال بعد یعنی ۶۵۶ھ میں ہلاکو خاں اور اس کی منگولین افواج قاہرہ کے ہاتھوں مسلمانوں پر وہ قیامت ٹوٹی کہ الامان و الحفیظ لاکھوں لاکھ مسلمان تہ تیغ ہوئے اور چھ صدیوں کے اندر اسلامی تمدن نے جو کچھ تعمیر کیا تھا۔ جیحون سے لے کر دجلہ تک چشم زدن میں پامال کر دیا گیا۔ سعدی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ بغداد پر ایک نظر دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ واقعہ ہائلہ مسلمانوں کے لئے قیامت صغریٰ تھا جس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں خبر دی۔ اب تاتاریوں اور مغلوں کا دور دورہ شروع ہوا۔ اس دور کے شروع میں چونکہ عربی خلافت کا بکلی خاتمہ ہو گیا۔ اس لئے اس کے بعد دوبارہ خلافت کے احیاء کی خبر دی گئی۔

مہدی علیہ السلام کا دور

چوتھے دور کے خاتمہ وہ دور ہے کہ جس کے پیشگوئی جس میں دوبارہ بطریق نبوت خلافتِ محمدیہ کا احیاء ہونا تھا اور اسلام کا غلبہ مقدر تھا یہ مسلّمہ طور پر حضرت مہدی علیہ السلام کا دور ہے۔ چنانچہ مغلوں کی حکومت ختم ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہوئے آپ کے ذریعہ اب اسلام کے غلبہ کا دور شروع ہوتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:
”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ ..... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں اور میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“ (تذکرہ صفحہ ۸۲۳) (باقی)

وہ دن دور نہیں ہے کہ جب سرزمین ہالینڈ میں اسلام کا ایک حقیقی مرکز قائم ہو جائیگا

یہ مبارک کام بھی سیدنا المصلح الموعود کے ہاتھوں ہی پورا ہونا مقدر تھا

(حافظ قدرت اللہ)

(اسٹاف رپورٹر سے)

”یورپین اقوام کے دلوں سے اسلام دشمنی کا جذبہ نکالنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے انہیں حقیقی اسلام سے روشناس کرایا جائے۔ جوں جوں یہ غلط فہمیاں دور ہوتی جائیں گی مسلمانوں کے ساتھ ان کی ہمدردی بڑھتی چلی جائے گی اور ان کے درمیان دینِ حق کے پھیلنے کے امکانات نسبتاً زیادہ روشن ہو جائیں گے۔
جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں جہاں اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں وہاں یورپین اقوام میں یہ احساس گھر کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا تعصب عدل و انصاف پر مبنی نہیں ہے۔“

مبلغ ہالینڈ کی مراجعت

یورپین اقوام میں تبلیغ اسلام کے متعلق یہ ہے وہ تاثر جس کا اظہار ہالینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے گذشتہ دنوں ایک ملاقات کے دوران میں کیا۔ مکرم حافظ صاحب پانچ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آئے ہیں آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء کو اعلاء کلمۃ الحق کے سلسلے میں قادیان سے روانہ ہوئے تھے پورے پانچ سال بعد اسی تاریخ (۱۸ دسمبر ۱۹۵۰ء) کو آپ پاکستان آنے کیلئے ہیگ سے روانہ ہوئے اور عین جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ربوہ پہنچ کر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کی

”مشرقی علوم کا مغربی مرکز“

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مکرم حافظ صاحب نے بتایا کہ جہاں تک مشرقی علوم کا تعلق ہے۔ ہالینڈ کی لائیڈن یونیورسٹی سارے یورپ میں مشہور ہے اسی لئے ہالینڈ کے مستشرقین کا درجہ یورپ بھر میں بہت بلند سمجھا جاتا ہے۔ مشرقی علوم کے اس مغربی مرکز میں اسلام کے تبلیغی مشن کا قیام نہایت ضروری تھا کیونکہ یہاں کے مستشرقین تک حقیقی اسلام کے پہنچنے سے سارے یورپ کا اس سے متاثر ہونا ایک لازمی امر تھا۔ سو الحمد للہ اس سعادت کی توفیق بھی اگر ملی تو مسیح محمدی کی اس مختصر سی جماعت کو ہی ملی جسے خود مسلمان کہلانے والے علماء دین اسلام سے خارج قرار دے کر اپنی بے عملی پر پردہ ڈال رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ جب سے وہاں مشن قائم ہوا ہے وہاں کے سمجھدار طبقہ میں اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوتی جا رہی ہیں۔ اور پادریوں کے پیدا کئے ہوئے تنفر کی جگہ ہمدردانہ غور و فکر کا جذبہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ خود لائیڈن یونیورسٹی کے بعض پروفیسروں نے کئی مرتبہ اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ احمدی مشنریوں کے ذریعہ ہم تک اسلام کا جو پیغام پہنچا ہے وہ پادری صاحبان کے بتائے ہوئے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔

عیسائی دنیا میں ہلچل

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ عیسائی ممالک میں مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی چرچ کی نگاہ میں خار کی طرح کھٹکتی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۴۷ء میں جب ہالینڈ میں ہمارا مشن قائم ہوا تو وہاں کے عیسائی حلقوں میں ایک شور برپا ہو گیا اور عیسائی اخبارات چلا اٹھے کہ مسلمان مبلغوں کو اس ملک میں اسلام پھیلانے کی اجازت کیوں دی گئی ہے ایک اخبار نے اس عنوان کے ماتحت کہ ”کیا اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ ہالینڈ کی فضا میں اسلام کا ہلالی نشان اپنی چمک دکھائے“ بہت واویلا کیا۔ مخالفتوں کے طوفان اٹھے اور بیٹھتے چلے گئے۔ خدا تعالے نے حقیر کوششوں میں برکت ڈالی۔ نہ صرف مشن ہی قائم ہوا بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں ایک نہایت مخلص جماعت بھی عالم وجود میں آگئی۔ اب وہاں خدا تعالےٰ کا گھر تعمیر کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور اسلام کے ہلالی نشان کی چمک کا وقت قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب سرزمین ہالینڈ میں اسلام کا ایک حقیقی مرکز قائم ہو جائیگا۔ جہاں اس ملک میں بسنے والے غلامان محمد صلے اللہ علیہ وسلم آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونگے اور اس کے نام کی تقدیس ہر آن وہاں سے بلند ہوتی رہے گی۔ ہالینڈ کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی اس مسجد کے لئے جگہ کا انتخاب ہو چکا ہے چنانچہ ۱۰۰×۵۰ فٹ کا ایک وسیع قطعہ ۳۸ ہزار روپے کے عوض خرید لیا گیا ہے جو ہیگ کی ایک مشہور گذرگاہ پر واقع ہے۔

سرزمین ہالینڈ میں پہلی مسجد

یہ دریافت کرنے پر کہ آیا ہالینڈ کے کسی علاقے میں کوئی اور مسجد بھی ہے؟ حافظ صاحب نے کہا ہالینڈ کی سرزمین میں یہ پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ جزائر مشرق الہند پر تین سو سال تک ہالینڈ کی حکمرانی رہی ہے وہاں کے مسلمان بکثرت ہالینڈ آتے رہے ہیں اور آج بھی ایک بڑی تعداد میں وہاں مقیم ہیں لیکن اس تین سو سال کے عرصہ میں وہاں قیام پذیر ہونے والے مسلمانوں میں سے کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ وہ اپنی مرکزیت کو برقرار رکھنے اور خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے اس سرزمین میں کوئی خانہ خدا ہی تعمیر کر دیں۔ انہیں یہ خیال کیسے آسکتا تھا۔ آسمان پر یہ مقدر ہو چکا تھا کہ اس سرزمین میں پہلی مسجد بنانے کی توفیق بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کو ملے گی۔ چنانچہ آپ کے ہاتھوں اس کی بنیاد پڑ چکی ہے اور ہالینڈ کے کونے کونے میں اس کی دھوم مچ گئی ہے۔ ہالینڈ کے سو سے زائد اخبار اور رسالہ جات اس کے متعلق خبریں اور نوٹ شائع کر چکے ہیں۔ ان کے تمام تراشے ہالینڈ مشن کے پاس محفوظ ہیں۔ اس اعلان سے کہ ہالینڈ کے عیسائی ماحول میں ایک اسلامی عبادتگاہ تعمیر ہونے والی ہے وہاں ایک تہلکہ مچ گیا ہے حتیٰ کہ اخبارات میں تبصروں کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ بالآخر حافظ صاحب نے امید ظاہر کی کہ یہ مسجد دنیا کے اسلامی ممالک اور ہالینڈ کے درمیان باہمی مفاہمت کے جذبہ کو ترقی دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی اور اسلام کے متعلق اس ملک میں پھیلی ہوئی تمام غلط فہمیوں کو دور کر کے عیسائی دنیا کو اسلام اور مسلمانوں کے اور زیادہ قریب لے آئے گی۔ خدا ہماری ان کوششوں کو شرف قبول بخشے اور انہیں امن و سلامتی کے قیام کا موجب بنائے۔ آمین

ہالینڈ کے مبلغ انچارج نے وہاں کے نومسلم احباب جماعت کا نہایت محبت بھرے الفاظ میں ذکر کیا اور ان کے اخلاص و عقیدت اور فرائض دینیہ بجا لانے کی تڑپ کے متعلق بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔ چنانچہ آپ نے ایک نومسلم بہن جن کا اسلامی نام رضیہ ہے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ انہوں نے مشن کی تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے سو پونڈ چندہ پیش کیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ رقم

اپنا ایک قالین بیچ کر فراہم کی ہے۔ چنانچہ ان سے کہا گیا۔ کہ آپ جو رقم بآسانی نکال سکتی ہوں۔ وہی بطور چندہ پیش کریں۔ اور باقی اپنی ضروریات کے لئے رکھ چھوڑیں۔ یہ سنکر وہ رو پڑیں۔ اور کہا حافظ صاحب میرے اور خدا کے درمیان آپ حائل نہ ہوں۔ میں نے یہ قالین اسی نیت سے بیچا تھا۔ کہ اس کے بدلے میں حاصل ہونے والی رقم کو میں دین کی راہ میں خرچ کروں گی۔ آپ مجھے دوسری راہ کیوں دکھاتے ہیں؟ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق ان کا یہ چندہ حضور کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور حضور نے اسے قبول فرمالیا۔

اسی طرح آپ نے ایک اور نو مسلم بہن مسز زمر بالک کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا۔ کہ ان کا وجود بھی ہمارے مشن کے لئے بہت تقویت کا باعث ہے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر ہدایت قرآن مجید کا ڈچ زبان میں انہوں نے ہی ترجمہ کیا ہے۔ خوب غور و فکر کے بعد مسلمان ہوئی ہیں۔ جب ان کے قبول اسلام کا چرچا بڑھ گیا۔ تو ایک مشہور پادری ان کو سمجھانے کے لئے ان کے پاس آیا۔ اس نے ہزار کوشش کی کہ وہ دینِ اسلام سے تائب ہو جائیں۔ لیکن اس نے قدم قدم پر شکست کی کھائی۔ اور اسے سخت مایوس ہو کر واپس لوٹنا پڑا۔ وہ حیران تھا کہ یہ خاتون چند سال میں ہی راسخ العقیدہ مسلمان بن چکی ہے۔

نو مسلم احباب میں سے مسٹر انور فنو مک کی مخلصانہ خدمات کا حافظ صاحب کے دل پر بہت اثر ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ یہ ڈچ نوجوان خدمتِ دین کے لئے دن رات مستعد نظر آتے ہیں۔ اور خدمت کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے آج کل انہوں نے مشن ہاؤس میں بطور کلرک کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہوئی ہیں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اس ضمن میں آپ نے مسٹر طالوادن کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ انہوں نے اگرچہ ابھی اسلام قبول نہیں کیا ہے لیکن وہ اسلام کے بہت قریب ہیں۔ مشن کی تبلیغی مساعی میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ تعمیر مسجد کے سلسلے میں خدمات بجا لانا ان کے نزدیک عین سعادت ہے۔ چنانچہ از خود مسجد کے نقشے تیار کرنے میں انہوں نے نہایت گرمجوشی کا اظہار کیا ہے۔ علاوہ ازیں اپنے ذاتی شوق اور انہماک کے باعث وہ "تحفہ شہزادہ ویلز" اور "احمدیہ موومنٹ" کا ڈچ زبان میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں باقاعدہ طور پر قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی مخلصانہ کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

ہالینڈ مشن کی تبلیغی مساعی

مشن کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ ہماری تبلیغی جدوجہد صرف ہالینڈ کے دار الحکومت ہیگ تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ اس کا دائرہ دوسرے بڑے شہروں تک بھی وسیع ہے۔ چنانچہ مشن کے زیر اہتمام روٹرڈم۔ ایمسٹرڈم۔ اور لائیڈن وغیرہ میں بھی تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے ہیں۔ اور تقسیم لٹریچر کا سلسلہ بفضلہ وہاں بھی جاری ہے۔ متعدد ٹریکٹوں اور اشتہاروں کے علاوہ ڈچ زبان میں تین کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح حیات اور عقائد اسلام کی وضاحت پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں وہاں کی دوسری انجمنوں اور مجالس میں شرکت کر کے اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ چنانچہ "ورلڈ کانگرس آف فیتھ" کے دو سالانہ جلسوں میں مشن کو اسلام کی نمائندگی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور ان میں متعدد تقاریر کر کے باہمی مفاہمت اور رواداری کے جذبہ پر زور دیا۔ اور اسلام کا پیغام ان تک پہنچایا۔ عیسائی دنیا کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے ایک ماہوار رسالہ "اسلام" شائع کیا جاتا ہے جس کے آٹھ پرچے شائع ہو چکے ہیں۔ قریباً ایک ہزار خاندانوں سے مشن کا براہ راست تعلق قائم ہو گیا ہے جو ہماری تبلیغی مساعی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور گاہے گاہے مشن ہاؤس میں آکر یا بذریعہ خط و کتابت اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس حلقے کو اور زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کلام مجید اور سلسلے کی متعدد کتب کا ڈچ زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آج کل انہیں شائع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

اشاعتِ اسلام کی داغ بیل

اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ابتدا میں ہالینڈ کے باشندوں تک اسلام کا پیغام کیونکر پہنچا۔ اور بالآخر باقاعدہ مشن کا قیام کیونکر ممکن ہوا۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں لندن مشن قائم ہو جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر ہدایت اس ملک میں بھی اسلام کی آواز پہنچنی شروع ہو گئی تھی۔ بالخصوص ۲۸-۱۹۲۷ء میں مولانا عبد الرحیم صاحب درد سابق امام مسجد لندن کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں وہاں احمدیت کا لٹریچر پہنچا۔ اور اسی طرح اس سرزمین میں اشاعت اسلام کی داغ بیل پڑی۔ لندن مشن کے تحت ہالینڈ میں تقسیم لٹریچر کا سلسلہ کچھ عرصہ تک جاری رہا۔ بالآخر یورپ کے مختلف ممالک میں نئے مشن قائم کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین کی ایک جماعت ۱۹۴۶ء میں لندن روانہ کی۔ چنانچہ اسی ضمن میں ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء کو ہالینڈ میں باقاعدہ مشن قائم ہو گیا۔ اور اس وقت سے بفضلہ وہاں تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ بعض اوقات وہاں تین مبلغ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ورنہ اکثر اوقات دو مبلغ تو ضرور ہی موجود ہوتے تھے۔ چنانچہ آج کل وہاں مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں۔

---

(۳) کردہ میرے والد بزرگوار کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد خاں پسر ماسٹر ماموں خاں صاحب جمیس آباد ضلع تھرپارکر سندھ

میرا دفتر ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے ربوہ)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شروع سال سے میرا دفتر (یعنی دفتر حفاظت مرکز) ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ اور میں بھی بفضلہ تعالےٰ ربوہ پہنچ چکا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ میرا یہاں آنا ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ نیز آئندہ میری تمام ڈاک ذاتی اور دفتری ربوہ (چنیوٹ) کے پتہ پر آنی چاہیئے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۶-۱-۵۱

ربوہ میں سیمنٹ کی فراہمی

احباب کو معلوم ہے۔ کہ سیمنٹ کی فراہمی میں بہت سی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ حتیٰ کہ پبلک کو مجبوراً مقررہ قیمت سے زیادہ رقم ادا کر کے اپنی ضروریات پورا کرنی پڑتی ہیں۔ اس کے بالمقابل ربوہ کی تعمیر پر علاوہ صدر انجمن و تحریک جدید کی عمارات کے پبلک عمارات کے لئے بھی کثیر سیمنٹ کی ضرورت درپیش ہے۔ کیونکہ کئی ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ قریباً ختم ہے اور محلہ "س" کی الاٹمنٹ شروع ہونے والی ہے۔ ربوہ کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر پبلک فوری تعمیر کے لئے بیتاب ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عماراتی سامان کے بغیر تعمیر کا کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اس لئے ان مشکلات کے ازالہ اور اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے سامان عمارتی۔ لوہا۔ لکڑی کے علاوہ سیمنٹ سٹاک کرنے کا بفضلہ تسلی بخش طریق پر انتظام کر لیا ہے۔

ہم ڈالمیا سیمنٹ کمپنی کے براہ راست سٹاکسٹ مقرر ہو چکے ہیں۔ اور کمپنی کے دفتر نیو دہلی کی ہدایات کے مطابق ہم بجائے اس کے کہ کسی اور سٹاکسٹ یا ایجنٹ کے ذریعہ سیمنٹ منگوائیں۔ براہِ راست کمپنی سے سٹاک کر سکیں گے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب سیمنٹ خرید کرنا چاہیں۔ وہ براہِ راست سکرٹری تعمیر ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ نیز جو دوست جس مقدار میں سیمنٹ خرید کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اس کی قیمت اندازاً پیشگی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کر کے اس کی اطلاع سکرٹری تعمیر کو ساتھ ہی کر دیں۔ تا کہ وہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر زیادہ سے زیادہ سیمنٹ سٹاک کر سکیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ احباب کو کسی دقت کے بغیر اور بدوں زائد خرچ کئے معقول قیمت پر ربوہ میں سیمنٹ مہیا ہو سکے گا۔ جو دوست اپنا سیمنٹ پہلے ریزرو کروالیں گے۔ ان کو سیمنٹ کے حصول میں تقدم حاصل ہوگا۔ کیونکہ بڑھتی ہوئی مانگ کو اس کے سوا پورا کرنا مشکل ہوگا۔

(ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

جلسہ سالانہ پر گم شدہ اشیاء

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی واپسی پر نظامت استقبال و مشایعت کو بعض گمشدہ اشیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ موصول ہوئی ہیں۔ جن احباب کا یہ سامان ہو۔ وہ ناظم استقبال و مشایعت جلسہ سالانہ سے وصول کر سکتے ہیں۔

(۱) ایک عدد بستر مع مدھانی (بلونی) ایک عدد۔ (۲) ایک عدد جستی گولی ڈبہ مقفل (۳) ایک عدد گرم کمبل (۴) ایک عدد گرم چادر (۵) ایک عدد چادر سوتی (۶) ایک عدد تھیلا سفید کھدر جس میں ایک عدد لوٹا پیتل اور بعض دیگر اشیاء ہیں۔ (خاکسار صلاح الدین احمد ناظم استقبال و مشایعت جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء)

پتہ مطلوب ہے

دھوبی جان محمد صاحب ولد دھوبی فیض محمد صاحب مرحوم کے پتہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ پہلے قادیان محلہ دار البرکات شرقی میں رہتے تھے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو اطلاع دیں۔

ایڈریس محمد عبد اللہ مہر گیتا بھون جہانگیر روڈ رام سوامی نزد جوبلی سینما کراچی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیر الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اسے لمبی عمر ملنے اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ ضیاء الدین بورسٹل جیل لاہور (۲) میرے والد بزرگوار ماسٹر ماموں خاں صاحب کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ جو کہ خراب ہو جانے کی وجہ سے آنکھ نکلوانی پڑی۔ اور وہ ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے سخت کمزور ہو چکے ہیں۔ اس لئے بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے خاص کر التجا کرتا ہوں (۳)

(بقیہ صفحہ ۲)

مطابق ہو سکتا ہے۔ آخر قومی کام قوم کے نمائندے کرتے ہیں۔ علاوہ نمائندے بھی اس محکمے کے جس سے وہ سوال تعلق رکھتا ہو۔ پس جو نمائندہ نہیں اور دین کے بارہ میں علماء کا نمائندہ نہیں۔ وہ ایسی باتیں ہی نہیں کرنی چاہئیں۔ منصف مزاج آدمی کو اگر کوئی بات غلط معلوم ہوتی ہے۔ تو پہلے وہ اپنی قوم سے غلطی منوا تا ہے۔ پھر دوسرے فرقہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔"

اس تعلق میں یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیت نئی بات کیا پیش کرتی ہے۔ وہی کلمہ ہے۔ وہی قبلہ ہے۔ وہی نمازیں ہیں۔ وہی حج و زکوٰۃ ہے۔ اس کے جواب میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔

احمدیت کوئی نیا دین نہیں کہ اس لئے کوئی نیا پروگرام بناتا ہے۔ احمدیت تو اسلام کی ایک ترقی کی ایک کڑی ہے۔ فوجی محکمہ بالا ایک سکیم بتاتا ہے۔ اس کے حصے وہ مختلف افسروں کے سپرد کرتا ہے۔ ہر افسر اپنے اپنے حصہ اور اپنے وقت کو پورا کرتا ہے۔ اجزاء بدلتے جاتے ہیں مگر سکیم ایک ہی رہتی ہے۔ کیونکہ ہر نیا جزو پرانی سکیم کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ نئی شے نہیں ہوتی۔ پس سوال یہ ہے۔ کہ اسلام نے مسلمانوں کا کیا مستقبل اس زمانے کے بارے میں تجویز کیا ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احمدیت کھڑی ہوئی ہے۔

مستقبل خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب ایک نائب کمانڈر ہیں ان کا اور ان کی جماعت کا کام یہ ہے کہ کمانڈر کی مقرر کی ہوئی سکیم کو جاری کریں۔ اور کامیابی تک پہنچائیں۔ فوجی یہ سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیف آف دی جنرل سٹاف ہیں۔ اور مرزا صاحب لوکل کمانڈر ہیں۔ مگر چونکہ یہ کمان جگہ کی بجائے وقت میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ اس زمانہ کے کمانڈر ہیں۔ لوکل کمانڈر کو اصولی پلین دخاکہ۔ عمل Plan چیف آف دی جنرل سٹاف سے آتی ہے۔ تفصیلات ان کے مطابق وہ خود طے کرتا ہے۔

دعائے ابراہیمی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ کام بتایا گیا ہے۔ یتلوا علیھم اٰیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔ گویا تعلیم آیات۔ تعلیم کتاب۔ تعلیم حکمت اور تزکیہ یعنی پاک کرنا اور اسلام کو پھیلانا۔ یہ تعلیم ہے جو مختلف زمانوں کے لحاظ سے تفصیلات میں تو بدلے گی۔ لیکن اصول وہی رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جو کمانڈر آئے۔ ان کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو اسلام پر قائم رکھیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ ملک کی حفاظت کریں۔ لیکن پھر ایک ایسا زمانہ آیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ مڑ گئی۔ اور اسی کے نتیجہ میں انہیں دنیاوی شکست بھی پہنچی۔ . . . . لب آگیا۔

اور چھا گیا۔ اب اس زمانہ کے مامور کا پروگرام یہ ہے کہ تلاوت آیات اور تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ پھر سے کرے۔ اور اسلام کی ترقی کیلئے پھر سے سکیم بنائے۔ جس نے تلاوت آیات اور تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کی اور اس کی جماعت ایسا کر رہی ہے۔ قومیں ہمیشہ آئیڈیلز Ideals یعنی غایۃ لمالیہ۔ مقصد اعلیٰ سے ترقی کرتی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کے سامنے آئیڈیلز رکھ دیئے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کے لئے ترقی کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ مثلاً حضرت مرزا صاحب نے مندرجہ ذیل عظیم الشان اصول پیش کئے۔ جن کو مان کر مسلمان دشمن کے روحانی حملہ سے بچ جاتا ہے۔ اور دشمن اس کے آگے آگے بھاگتا ہے۔ (۱) قرآن کریم کا کوئی حصہ منسوخ نہیں۔ (۲) قرآن کریم اپنے اندر شاندار ترتیب رکھتا ہے۔ (۳) الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ (۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور اتباع میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ حاصل کر سکتا ہے (۵) نبی معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالکل معصوم تھے۔ اور آپ پر دشمن کے ہر قسم کے اعتراض باطل ہیں (۶) مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ (۷) مسیح علیہ السلام کی طرف خدائی صفات منسوب کرنا غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے معجزات ہرگز نہیں دکھلائے جاتے جو صفات الٰہیہ کے خلاف ہوں۔

اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے حضرت مرزا صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمان اپنی اپنی جگہ اپنے بچاؤ کی تو کوشش کریں۔ لیکن چونکہ اس وقت ان کے خلاف مذہبی جنگ نہیں کی جاتی۔ اس لئے بغیر ادیان سے اس وقت تبلیغی جنگ کی جائے گی۔ اور تبلیغ سے ہی اسلام کو سب دنیا میں پھیلایا جائے گا۔ پس اس وقت مسلمان اگر دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ تو تبلیغ کے ذریعہ ہی۔ مگر افسوس کہ مسلمان اس چیز کو بھول گئے ہیں۔ جو ان کے غلبہ کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ یہ وہ مستقبل ہے جو مرزا صاحب نے پیش کیا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہی وہ حربہ ہے جس سے اسلام اس وقت ساری دنیا میں غالب آ سکتا ہے۔"

(منقول از اخبار "الفضل" مورخہ ۹ ر اگست ۱۹۵۰ء)

الناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

لاہور سے ہڑپہ تک ریل پر ایک دن کی سیر

ہڑپہ ان لوگوں کی زندگی کا منظر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو کہ آج سے ۵،۵۰۰ سال پہلے یہاں رہتے تھے۔ اس کے دیکھنے کا یہ موقعہ پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ ریلوے کا ارادہ ہے کہ ۲۰ رجنوری ۱۹۵۱ء کی شام کو لاہور سے ایک سپیشل ایکسکرشن ٹرین ہڑپہ کی طرف چلائی جائے۔ جس میں صرف پہلے اور دوسرے درجے کے مسافر ہوں۔ بشرطیکہ کافی مقدار میں لوگ شمولیت کریں۔ سیر کرنے والوں کو لاہور سے منٹگمری تک سپیشل ٹرین کے ذریعہ لے جایا جائے گا۔ اور منٹگمری سے ہڑپہ تک چارٹرڈ بسوں میں کرایہ رعایتی جس میں کھانا بھی شامل ہے۔

پہلے درجہ کا کرایہ ۔/۱۳-۲۷ روپے۔ کھانا ۶-۹ روپے۔ بس کرایہ ۔/۵ روپے میزان ۳-۲ ۴۱ روپے

دوسرے درجہ کا کرایہ ۔/۱۴ روپے کھانا ۶-۹ روپے۔ بس کرایہ ۔/۵ روپے۔ میزان ۹-۲۸

نوکروں کا کرایہ ۔/۴-۴ روپے۔

نوکروں کو کھانا اور بس ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ مایوسی سے بچنے کے لئے اپنی اپنی جگہیں بک کرالیں۔ بک کرانے کے لئے درخواست ریزرویشن سپروائزر ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور کے پاس کریں۔

چاول کی فصل کے متعلق تخمینہ

لاہور ۸ رجنوری۔ پنجاب کی فصل چاول ۱۹۵۰ء کے پہلے تخمینہ کے مطابق اس فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ آٹھ لاکھ بارہ ہزار پانچ سو ایکڑ لگایا گیا ہے جو سال ماسبق کے تخمینہ کے بقدر ۱۶،۵ فی صد زیادہ ہے۔ مگر پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۴ فی صدی کم ہے۔ کل رقبہ میں سے سات لاکھ ۷۰ ہزار تین سو ایکڑ رقبہ آبپاشی اور باون ہزار دو سو ایکڑ غیر آبپاشی ہے۔ طغیانیوں سے خراب یا تباہ شدہ رقبے کا تخمینہ ۲ لاکھ تیرہ ہزار پانچ سو ایکڑ لگایا جاتا ہے۔ جو کل کاشت شدہ رقبہ کا ۲۶،۳ فی صد ہے۔ جولائی اور اگست میں کافی بارشوں کی وجہ سے مذکورہ فصل کے لئے موسم بہت مفید تھا۔ مگر شدید سیلابوں نے اس فصل کو بالعموم اور دریا کے ساحلی علاقوں اور نشیبی قطعات میں واقع فصل کو بالخصوص برباد کر دیا ہے۔ کھڑی فصل کی موجودہ حالت عام طور پر معمول سے کم ہے۔

مسئلہ کشمیر کو حل کرنا امن عالم اور ایشیا کے استحکام کے لئے
—نہایت ضروری ہے—

لنڈن ۸ جنوری۔ گزشتہ شب جب مسٹر لیاقت علی خان لنڈن کے فضائی اڈہ پر اترے تو ان کے استقبال کے لئے عالمی اخباری نامہ نگاروں کا اتنا کثیر مجمع وہاں موجود تھا جس سے زیادہ بڑے مجمع نے لنڈن میں کسی باہر سے آنے والے وزیر اعظم کا خیر مقدم نہیں کیا۔ صحافیوں کے اس مجمع کو مخاطب کر کے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا دولت مشترکہ کے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

دولت مشترکہ کی کانفرنس کو ٹریبونل بنانے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ میں کانفرنس میں کوئی مفید حصہ نہیں لے سکتا۔ جب تک کہ کشمیر کے متعلق طاری شدہ جمود کو توڑا نہ جائے۔ یا کم سے کم اسے توڑنے کی کوشش نہ کرلی جائے۔

میں صرف اتنا چاہتا تھا کہ مجموعی طور پر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم اس مسئلہ پر غور و فکر کریں، جو عالمی امن اور بالخصوص ایشیائی استحکام کے لئے نہایت ہی اہم ہے۔ ایشیا میں استحکام قائم کرنے والی دو بڑی طاقتیں پاکستان اور ہندوستان ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ دولت مشترکہ کا ہر ملک آزاد اور خود مختار ہے۔ لیکن اس موقعہ پر پاکستان نے جو رویہ اختیار کیا اس کا مقصد یہ تھا کہ اس وقت کشمیر کا مسئلہ جس تعطل میں پڑ گیا ہے۔ اسے رفع کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے وزرا اعظم کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

اس سوال کے جواب میں کہ ان کے خیال میں اس کا نتیجہ کیا ہوگا مسٹر لیاقت علی خان نے کہا جیسا ہمارے عظیم لیڈر قائد اعظم نے فرمایا تھا امید اچھی رکھو لیکن خراب صورت حال کے لئے ہمیشہ تیار رہو مسٹر لیاقت علی خان نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس تعطل کے ختم ہونے کے اثرات صرف پاکستانی عوام پر ہی نہیں ہوں گے جو یہ محسوس کرینگے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ امن کے قیام میں پاکستان مدد دے سکے گا۔ اور ایشیا میں صحیح خدمات سرانجام دے گا۔ انہوں نے مزید کہا جب تک یہ تنازعہ باقی ہے پاکستان ایشیا میں قیام امن کے سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پاکستان اور ہندوستان کی فوجیں ایک دوسرے کے خلاف صف بستہ ہیں۔ اور جب تک یہ جھگڑا باقی ہے۔ اس نازک دور میں وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ پاکستان امن کا خواہاں ہے اور اس سلسلہ میں وہ ہر ممکن خدمت بجا لانا چاہتا ہے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے استار کو بتایا کہ برطانیہ میں ان کے قیام کا عرصہ دس دن ہوگا۔ ان کا استقبال ہائی کمشنر اور بیگم رحمت اللہ اور سارے ملک سے آئے ہوئے پاکستانیوں۔ کشمیریوں اور نیز پاکستانی افسروں نے کیا (استار)

حصہ داران سٹار ہوزری مہربانی کر کے اپنی ذمہ داری کو
—پورا کرنے کی طرف توجہ دیں—

الفضل مورخہ ۲ جنوری ۱۹۵۱ء میں جنرل اجلاس بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی روئداد شائع ہو چکی ہے۔ بورڈ نے جو آخری فیصلہ جنرل اجلاس کے سابقہ ہر دو فیصلوں کے پیش نظر کیا ہے اس کی رو سے ضروری ہے کہ موجودہ حصہ داران ایک لاکھ روپیہ کا مطلوبہ سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریق سے سٹار ہوزری فیکٹری چلانے کی مدد کریں۔

(۱) خود حصص خریدیں (۲) ایک ہزار نئے حصہ دار پیدا کریں۔ (۳) ۶% خالص منافعہ پر قرضہ کے ذریعہ سرمایہ پیدا کریں۔

یہ تینوں صورتیں ہیں ان ہر سہ صورتوں سے وہ مدد کریں۔ تب جا کر مجھے امید ہے کہ ہم انشاء اللہ ہوزری کو چلانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ لیکن یہ کام جلدی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ فیکٹری جسے چالو کر دیا گیا ہے اور کارکنوں کو کام پر متعین کیا گیا اس میں سے سوائے جنرل مینجر اور مینجر فیکٹری باقی سب تنخواہ دار ہیں۔ اور ہر دو مینجر کی خدمات تین ماہ کے لئے آنریری حاصل کی گئی ہیں۔ ان کی میعاد اگلے ماہ ختم ہو رہی ہے۔ انہیں بھی آخر ہمیں معاوضہ دینا ہوگا۔ یہ سب کارکن بغیر تنخواہ کے کام نہیں کر سکتے۔ اور نہ سوت ہمیں یونہی مہیا ہو سکتا ہے۔ پس اگر حصہ دار چاہتے ہیں کہ موجودہ موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنا سابقہ سرمایہ محفوظ کریں۔ تو ان کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ وہ مذکورہ بالا تینوں صورتوں سے مدد کریں۔

سابقہ اعلان مورخہ ۲/۱ میں ایک فقرہ غلط چھپ گیا ہے اس کی اصلاح بھی نوٹ کر لیں۔ پیرا نمبر ۲ کے آخر سے تیسری سطر میں یہ فقرہ درست نہیں "اس لئے نئے حصص نہ لئے جائیں" بلکہ دراصل یہ فقرہ ہے کہ نئے حصص لئے جائیں۔ خاکسار۔ زین العابدین ولی اللہ پریذیڈنٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز

—کوریا کی جنگ ختم کرنے کی کوشش—

لنڈن ۸ جنوری۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ میں ہندوستانی نمائندہ سر بینگل راؤ چند دنوں کے اندر اس منصوبہ کا خاکہ لے کر لنڈن آنا چاہتے ہیں۔ جس پر کوریا کی جنگ ختم کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی جنگ بند کرانے والی کمیٹی غور کرنے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ ختم کرانے والے اس نئے منصوبہ کے بنیادی اصول پنڈت نہرو کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور توقع ہے کہ ہندوستانی وزیر اعظم اپنے رفیق وزرائے اعظم سے اس کے متعلق مشورہ کریں گے۔ تاکہ اسے بحیثیت مجموعی دولت مشترکہ کی حمایت حاصل ہو سکے۔

اگر انہوں نے اس منصوبہ کو منظور کر لیا۔ تو تو غالباً سر بینگل راؤ اس منصوبہ کے ساتھ لیک سکس واپس جائیں گے، جہاں وہ اسے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں پیش کریں گے۔ ساتھ ہی پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کے یہاں آجانے سے تمام حلقہ اعظم اطمینان محسوس کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خان کی رائے بدلنے میں فیصلہ کن عنصر وہ ذاتی تار تھا جو آسٹریلیا کناڈا اور نیوزی لینڈ کے وزرائے اعظم نے ان کو بھیجی (استار)

دنیا میں سب سے بڑے تیل کے چشمے کا تجارتی استعمال ممکن ہوگیا ہے

اٹاوہ ۸ جنوری۔ دنیا میں تیل کے سب سے بڑے دریافت شدہ چشمے کا تجارتی استعمال اب عملی طور پر ممکن ہے۔ اندازہ ہے کہ کام پورا کرنے کی صورت میں یہاں سے ۳،۰۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ پیپے تیل نکالا جا سکے گا۔ جو دنیا کے محفوظ تیل سے ۴ گنا زیادہ ہے (استار)

ایرانی روسی چاول خرید رہے ہیں

طہران ۸ جنوری۔ ایرانی روس تجارتی معاہدہ کے بعد روس آزادی سے مختلف قسم کی ایرانی خام اشیاء خرید رہے ہیں۔ لیکن اب تک یہاں روسی سامان کی خریداری میں کوئی خاص سرگرمی نہیں پائی گئی۔ روس تمباکو اور چاول کی خاص مقدار میں خریداری کر رہے ہیں۔ (استار)

شمالی ہند میں چاء کی پیداوار

نئی دہلی ۸ جنوری۔ جون میں دارجلنگ میں طوفان اور اگست میں آسام میں زلزلہ کے باوجود اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں شمالی ہند میں چائے کی پیداوار ۵۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہوئی ہے۔ جو ریکارڈ ہے گزشتہ سال کی پیداوار ۴۸،۰۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہوئی تھی۔ (استار)

سنہ ۱۹۵۱ء کیلئے ترکی کا بجٹ

انقرہ ۸ جنوری۔ نیشنل اسمبلی کی بجٹ کمیٹی نے سنہ ۱۹۵۱ء کے لئے ترکی کے بجٹ کے خاص پہلوؤں کو منظور کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ مجموعی طور پر ۲،۹۵،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کا خسارہ ہوگا۔ حکومت نے بجٹ کے لئے بعض سخت اقدامات کئے ہیں۔ جن میں بعض سرکاری اخراجات کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ (استار)

—دعائے نعم البدل—

میرا لڑکا عزیزی محمود احمد عمر ایک سال آٹھ دن بعارضہ نمونیہ دو دن بیمار رہ کر ۴ جنوری سنہ ۱۹۵۱ء بروز جمعرات مانگا ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے۔

سردار خان دفتر سپیل کنٹرولر لاہور

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

وسع کرسیہ السموات والارض

جب اللہ تعالیٰ کی کرسی ارض یعنی زمین پر بھی ہے اور رفعہ اللہ الیہ میں سما کا لفظ بھی نہیں ہے۔ تو یہ کس طرح درست ہے کہ ہم الیہ کے معنی یہ کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسم عنصری آسمان پر صعود کر گئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کا کوئی مادی جسم نہیں تو ایک مادی جسم کا اس کی طرف رفع کے کیا معنے ہو سکتے ہیں؟

فتدبروا